سوال

میں بتیس برس کی جوان ہوں اور ابھی تک شادی نہیں ہوئی، اب ایک نیک سیرت شخص کا رشتہ آیا ہے لیکن میرے گھر والے اس رشتہ سے انکار کر رہے ہیں کیونکہ وہ شخص سنی ہے اور میرے گھر والے شیعہ ہیں لیکن میں بچپن سے ہی سنی مسلک رکھتی ہوں، کیا گھر والوں اور ماں کی رضامندی کے بغیر شادی کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ہم اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ کو حق دکھایا، یہ بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے آپ اس کا شکر ادا کرنے کی حرص رکھیں، اور اس کا شکر اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ آپ اہل سنت والجماعت کے مسلک کو تھام کر رکھیں، اور اسی مسلک حقہ کی دعوت بھی دیں اور اس کی تعظیم کریں

دوم :

عورت کو حق حاصل نہیں کہ اپنی شادی خود ہی کرے بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی شادی اس کا ولی کرے، وگرنہ اس کی شادی باطل ہوگی جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے بلکہ اس سلسلہ میں کسی صحابی سے بھی اختلاف وارد نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے

اگر حال وہی ہے جو آپ نے بیان کیا ہے اور آپ کے گھر والوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا عقیدہ صحیح ہو اور آپ کے خاندان والے (یعنی شیعہ) قرآن میں تحریف، اور صحابہ کرام کی تکفیر اور اپنے آئمہ کرام کے معصوم ہونے، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بہتان وغیرہ لگانے کے کفریہ عقائد رکھتے ہیں، اور آپ کو کسی نیک و صالح اہل سنت کا عقیدہ رکھنے والے شخص سے شادی کرنے سے روک رہے ہیں تو اس طرح ان کی ولایت ساقط ہو جاتی ہے؛ کیونکہ ایک اعتبار سے آپ اور ان کا دین علیحدہ ہے، اور دوسری طرف آپ کو ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر رہے ہیں جو کفؤ اور برابر و مناسب کا رشتہ ہے، اور ان دو سببوں میں سے صرف ایک سبب ہی ان کی ولایت ساقط کرنے کے لیے کافی ہے

اس بنا پر؛ آپ کے لیے ان کی رضامندی کے بغیر ہی شادی کرنا ممکن ہے، لہذا آپ اپنا معاملہ اور مقدمہ شرعی قاضی کے پاس لے جائیں تاکہ وہ آپ کی شادی کر سکے، اور اگر شرعی قاضی نہ ہو تو پھر آپ کے ملک میں کوئی عادل مسلمان شخص جو مسلمانوں میں مقام و مرتبہ رکھتا ہو آپ کا ولی بن کر آپ کی شادی کریگا، یعنی امام مسجد

واللہ اعلم .